کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج1، ص40 دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : تذکرہ داداجی میاں صاحب
حضرت سید مبارک شاہ محدثِ الوری رحمۃ اللہ علیہ بنام الور کے پہلے محدث

مؤلف : مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی (رکن مرکزی مجلس شوریٰ دعوت اسلامی)

تعاون : دعوتِ اسلامی کے شب و روز (News Website Of Dawateislami)

صفحات : 08

اشاعتِ اول: (آن لائن): صفر المظفر ۱۴۴۳ھ، ستمبر 2021ء

shaboroz@dawateislami.net

For More Updates
news.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تذکرہ داداجی میاں صاحب
حضرت سید مبارک شاہ محدثِ الوری رحمۃ اللہ علیہ بنام
الور کے پہلے محدث

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (08صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

الور کے پہلے محدث

حضرت علامہ سید مبارک شاہ محدثِ الوری رحمۃ اللہ علیہ دسویں سن ہجری کے عظیم عالم، محدث، فقیہ، شیخ طریقت اور صاحبِ کرامت ولی اللہ تھے، اہل الور (صوبہ راجستھان، ہند) کو آپ سے علم و عرفان حاصل ہوا، چونکہ بادشاہانِ وقت آپ کے عقیدت مند تھے اس لیے آپ کی برکت سے انہوں نے اس علاقے پر توجہ دی، جس کی وجہ سے اس خطے نے بہت ترقی کی، اس مضمون میں محدث الوری کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے۔

پیدائش

حضرت علامہ سید مبارک شاہ محدثِ الوری المعروف داداجی میاں صاحب کی پیدائش ایک سادات گھرانے میں

1...... معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۳/ ۸۲، حدیث: ۲۷۲۹۔

www.dawateislami.net

تقریباً 897ھ مطابق 1491ء میں ہوئی، آپ کے والدِ گرامی حضرت علامہ ابو المبارک حنفی رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ سادات کے چشم و چراغ تھے۔[1]

دہلی سے راجستھان کی جانب ہجرت

داداجی میاں صاحب کی رہائش دہلی میں تھی، اس زمانے میں بادشاہانِ ہند کا دارالحکومت دہلی تھا اور اللہ والے دربارِ شاہی سے عموماً دور رہتے ہیں، آپ نے وہاں سے ہجرت کرکے دہلی سے جنوب مغرب کی جانب راجستھان[2] جانے کا فیصلہ کیا۔ جب آپ جے پور[3] کے جنگل قلعہ آمیر[4] میں پہنچے تو جے پور کے راجہ نے آپ کا استقبال کیا اور اپنے ہاں رُکنے کی درخواست کی، آپ نے درخواست قبول کرلی، اس نے آپ کی خدمت میں تحفے تحائف پیش کئے مگر آپ نے قبول نہ فرمائے، پھر اس نے اپنا مسئلہ بیان کیا کہ بادشاہِ وقت مجھ سے ناراض ہے آپ سفارش کردیں، آپ نے سفارش کرنے سے بھی انکار کردیا اور جے پور سے الور تشریف لے آئے۔[5]

الور کی صورت حال

الور[6] اس زمانے میں علاقۂ میوات[7] کا مرکزی مقام تھا، خانِ خاناں عبدالرحیم، ترسون محمد عادل اور حسن خان میواتی وغیرہ یہاں کے والی میوات تھے۔[8] انھوں نے اپنے اپنے دورِ حکومت میں الور میں کافی ترقیاتی کام کروائے، مساجد اور مزاراتِ بزرگانِ دین تعمیر کروائے گئے، الور کے مشہور قلعے کی تعمیر بھی حسن خان میواتی نے کروائی، الور شہر کے جنوب میں کوہِ اراولی پربت (کالا پہاڑ) ہے، الور شہر اس سے جانبِ شمال میدانی علاقے پر مشتمل ہے، یہ پہاڑی سلسلہ اگرچہ خشک ہے مگر اس میں جابجا چشمے نکلتے اور موسم برسات میں آبشاریں[9] بہتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے بہت سے مقامات سرسبز و شاداب ہونے کی وجہ سے قابلِ دید ہیں، برسات کے موسم میں اس کی دلکشی میں اضافہ ہوجاتا تھا، داداجی میاں حضرت سید مبارک شاہ محدثِ الوری کو یہ مقام پسند آیا اور آپ الور کے باہر کوہ اراولی پربت کے دامن میں قیام پذیر ہوئے اور عبادت میں مصروف ہوگئے۔[10]

بادشاہِ ہند سلیم سوری کی عقیدت

داداجی میاں صاحب کے قیام الور کے ایام میں بادشاہِ ہند سلیم سوری [11] الور آیا، مسلم ہوں یا غیر مسلم سب حضرت سید مبارک شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی کے قائل تھے، بادشاہ کو بھی آپ سے بہت عقیدت ہوگئی، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اپنے ہاتھ سے جوتے سیدھے کرنا اپنے لیے سعادت سمجھتا۔[12] جیسا کہ مرقع الور میں ہے: سلیم شاہ کے دل میں ان کی ولایت کا عقیدہ آیا اور سب سے زیادہ ان پر اعتقاد لایا، حتی کہ روزانہ خدمتِ شیخ میں جاتا تھا اور آپ کے قدموں میں سر جھکاتا تھا، کئی بار جوتا آپ کا بادشاہ نے خود صاف کیا اور غلاموں کی طرح بے تکلف کام خدمت گاری کی۔[13] یہی وجہ ہے کہ افغان قوم کے ہاں آپ بہت مقبول اور اثر ورسوخ رکھتے تھے۔[14]

یادگار واقعہ

963ھ مطابق 1556ء میں مشہور ولی اللہ حضرت شیخ محمد سلیم [15] فتح پوری چشتی [16] افغانوں کے ہاتھوں آزمائش میں مبتلا ہوئے، واقعہ کچھ یوں ہے کہ جب سوری سلطنت کے افغانوں کو سلطنت مغلیہ سے شکست کا منہ دیکھنا پڑا تو انہوں نے حضرت شیخ محمد سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو فتح پور سیکری [17] سے اس غلط فہمی میں پکڑ کر رن تھمبور قلعے [18] میں قید کر لیا کہ ان کے پاس مال ودولت کا خزانہ ہوگا، جب داداجی میاں صاحب کو معلوم ہوا تو آپ بُساور (موجودہ نام بُھساور (Bhusawar) نزد بھرتپور، راجستھان) کے راستے سے رن تھمبور قلعے پہنچے اور افغانوں سے آپ کو آزاد کروایا۔[19]

حج بیت اللہ کی سعادت

داداجی میاں صاحب نے دو حج کئے، چنانچہ مرقع الور میں ہے: شیخ مبارک صاحب نے دوبار حج بیت اللہ کا شرف پایا۔[20]

مشہور مؤرخ ملا عبد القادر آپ کی خدمت میں

مشہور مؤرخ ملا عبد القادر بدایونی نے دوبار شیخ مبارک کی زیارت کی، پہلی مرتبہ یہ اپنے والد ملا ملوک شاہ حنفی بدایونی صاحب کے ہمراہ 963ھ مطابق 1556ء میں زیارت سے مشرف ہوا اور دوسری مرتبہ 987ھ مطابق 1579ء میں زیارت کی۔ چنانچہ منتخب التواریخ میں ہے: میری سولہ سال عمر تھی [21]، اپنے والد کے ساتھ بساور میں ان کی ملازمت میں حاضر ہوا تھا، بعد ازاں جب 987ھ میں اکبر اجمیر سے فتح پور کے راستہ سے ہو کر آتا تھا تو میں دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔[22]

کثیر الفیض مؤثر شخصیت

داداجی میاں صاحب کے الور میں مقیم ہونے سے خوب اسلام پھیلا، غیر مسلم جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے، لوگوں کو ظاہری و باطنی اور دینی و دنیاوی فوائد حاصل ہونے لگے، چونکہ آپ بہترین عالمِ دین، صاحبِ کرامت ولی اللہ اور کثیر الفیض تھے اس لیے لوگوں کا آپ کی طرف بہت رجوع تھا۔ [23] آپ صاحبِ کمال بزرگ تھے، آپ کی ذات میں سخاوت اور ایثار پسندی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، مخلوقِ خدا پر کثیر مال خرچ کیا کرتے تھے، حاجت مندوں کی مدد کرتے اور امراء بھی خالی ہاتھ نہ جاتے۔ [24]

شیخ مبارک اور اکبر بادشاہ

داداجی میاں صاحب کی ولایت اور اثر پذیری کی خبریں اکبر بادشاہ تک بھی پہنچی، اسے ان سے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ 987ھ مطابق 1579ء کو بادشاہ ایک مہم کے لیے اس علاقے کی طرف آیا، اس کا گزر الور سے ہوا تو اس نے آپ کی زیارت کا قصد (ارادہ) کیا، پیغام دینے والے نے سید مبارک شاہ صاحب کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا کہ بادشاہ کس طرح آنا چاہتا ہے؟ بتایا گیا ہاتھی پر بیٹھ کر، آپ ایسے مکان میں تھے جس کا دروازہ اتنا چھوٹا تھا کہ ہاتھی سوار تو کیا، گھڑسوار بھی داخل نہیں ہو سکتا تھا، بحر حال آپ نے بادشاہ کو آنے کی اجازت دی، آپ کی کرامت سے وہ دروازہ اتنا کشادہ ہو گیا کہ بادشاہ ہاتھی پر سوار ہو کر اس مکان میں حاضر ہوا، ملاقات ہوئی، جب وہ واپس جانے لگا تو دروازہ اپنی اصلی حالت میں آگیا، آپ نے فرمایا: فقیروں کا امتحان لینے آیا ہے، اب خود بھی کچھ کر کے دِکھا، بادشاہ مکان کی دیوار توڑ کر باہر آیا، پھر اس نے آپ کی بہترین رہائش اور وسیع و عریض مسجد اور پختہ باؤنڈری تعمیر کروادی۔ [25] یہ وہی مقام ہے جو محلہ دائرہ کہلاتا ہے۔ بادشاہ اس کرامت سے مزید متاثر ہوا، اس نے دو گاؤں جو سلیم شاہ سوری نے آپ کے آستانے کے اخراجات کے لیے وقف کئے تھے وہ بحال کر دیئے اور مزید سات سو بیگہ زمین پر مشتمل الور کا چنبیلی باغ بھی پیش کیا۔ [26]

وفات و مدفن

داداجی میاں صاحب حضرت سید مبارک شاہ محدثِ الوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 22 محرم 987ھ مطابق 21 مارچ

www.dawateislami.net

1579ء کو نوے(90)سال کی عمر میں الور میں ہوا۔ تدفین الور شہر سے باہر ہوئی،بعد میں مرقد پر عالیشان مزار تعمیر کروایا گیا۔[27]

عرس و محفل

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، امام المحدثین حضرت علامہ مفتی سید دیدار علی شاہ الوری[28] کے چچاجان صوفی کامل، مرشد دوراں، عالم باعمل حضرت سید نثار علی شاہ رضوی مشہدی قادری چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ[29] آپ کے مزار پر مراقبہ کرتے اور ہر سال عرس کروایا کرتے تھے، عرس کی ایک نشست میں علمائے اہل سنت کے بیانات ہوتے تھے۔[30]

اللہ پاک کی دادا جی میاں حضرت سید مبارک شاہ محدثِ الوری پر رحمت ہو اور انکے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

حواشی و مراجع

(1)مستفاد، منتخب التواریخ فارسی،563 ، روشن تحریریں،130 ،نزہۃ الخواطر،4/251۔مقام ولادت معلوم نہ ہو سکا۔

(2)**راجستھان** کے لغوی معنی راجاؤں کی جگہ ہے۔ تقسیمِ ہند سے پہلے اسے راجپوتانہ بھی کہا جاتا تھا۔ راجستھان بھارت کی ایک شمالی ریاست ہے۔ یہ بلحاظ رقبہ بھارت کی سب سے بڑی ریاست ہے۔راجستھان بھارت کے شمالِ مغربی حصے میں واقع ہے ،اس کی زیادہ تر سرزمین بنجر اور بے آب و گیاہ(بغیر پانی و درخت) صحرائے تھار پر مشتمل ہے۔راجستھان کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر جے پور ہے۔دیگر اہم شہروں میں الور،جودھ پور، اودے پور، کوٹہ، بیکانیر اور سوائی مادھو پور ہیں۔راجستھان کو ایک عظیم شرف یہ حاصل ہے کے اس کے شہر اجمیر شریف میں سلطان الہند،خواجہ غریب نواز، معین الدین حضرت خواجہ سید حسن سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار ہے ،جس کی زیارت کرنے کے لیے ہند بلکہ دنیا بھر سے سالانہ کروڑوں لوگ آتے اور آپ کے فیوض و برکات سے مالامال ہوتے ہیں،راجستھان میں دنیا کے قدیم ترین پہاڑی سلسلوں میں مشہور سلسلہ کوہ اراولی پربت(کالا پہاڑ) بھی ہے۔ان کے علاوہ بھرت پور، راجستھان میں پرندوں کے لئے مشہور یونیسکو عالمی ثقافتی ورثہ میں شامل کیولاڈیو نیشنل

www.dawateislami.net

پارک ہے اور تین نیشنل ٹائیگر ریزور ☆ سوائی مادھوپور میں رنتھمبور نیشنل پارک، ☆الور میں سرسکا ٹائیگر ریزرو اور ☆کوٹہ میں مکندرہل ٹائیگر ریزرو ہیں۔

(3)جے پور جسے گلابی شہر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، بھارت میں راجستھان ریاست کا دار الحکومت ہے۔ جے پور سیاحوں کے لیے بے پناہ کشش رکھتا ہے۔2008ء میں اسے ایشیا کا ساتواں بڑا سیاحتی مرکز قرار دیا گیا تھا۔

(4)آمیر قلعہ ہند کی ریاست راجستھان کے آمیر شہر میں واقع ہے۔ اس کا کل رَقبہ 4 کلومُربع میٹر پر محیط ہے۔ آمیر قلعہ مغل راجپوت تعمیر کا ایک عمدہ شاہکار ہے، جو راجستھان کے دار الحکومت جے پور سے 12 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(5)روشن تحریریں،128۔

(6)الور(Alwar)ہند کے صوبے راجستھان کا ایک اہم شہر ہے کوہِ اراولی پربت کے دامن میں میدانی علاقے پر مشتمل ہے، جو دہلی سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر جانب جنوبِ مشرق ہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ،3/ 203، میو قوم اور میوات،94، 95)

(7)مختلف ادوار میں میوات کے علاقے کا حدودِ اربعہ بدلتا رہا ہے اس وقت علاقۂ میوات جسے کہا جاتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے:☆ریاست راجستھان: الور، کچھمن گڑھ، تجارہ، رام گڑھ، کشن گڑھ، گوبند گڑھ، کٹھومر کا کچھ حصہ، بھرت پور، کامس، پہاری اور نگر کا کچھ حصہ ☆ریاستِ ہریانہ:سہنہ بلاک، نوح، فیروزپور، جھرکا، بلب گڑھ کا مغربی حصہ ☆ریاست اُترپردیش: چھانہ ضلع متھرا کے مغربی دیہات۔(میو قوم اور میوات،34 وغیرہ)

(8)1372ء تا 1527ء خان زادہ راجپوت خاندان نے ریاست میوات پر حکومت کی اور اس وقت میوات ایک آزاد ریاست تھی۔ یہاں کے بادشاہ کو والی میوات کہا جاتا تھا۔

(9)جب پانی کے بہاؤ کے راستے میں نرم وسخت چٹانوں کی اُفقی(زمین سے آسمان کی جانب) تہیں یکے بعد دیگرے واقع ہوں، چٹانوں کی موٹائی زیادہ ہو اور نرم چٹانیں کٹ جائیں اور سخت چٹانیں اپنی جگہ باقی رہیں تو پانی ایک چادر کی شکل میں بلندی سے گرتا ہے،اسے آبشار(Waterfalls)یا جھرنا کہا جاتا ہے۔

(10)روشن تحریریں،128، 129۔

www.dawateislami.net

(11) سلیم شاہ کا اصل نام اسلام خان سوری تھا، یہ بانی سوری سلطنتِ شیر شاہ سوری کا دوسرا بیٹا اور سلطنتِ سوری کا دوسرا حکمران تھا، اس کا انتقال 961ھ مطابق 1554ء میں ہوا۔

(12) تذکرہ اولیائے راجستھان، 2/39۔

(13) مرقع الور، 49۔

(14) تذکرہ صوفیائے میوات، 292۔

(15) یہ واقعہ کس شخصیت کے بارے میں ہے؟ منتخب التواریخ فارسی میں ایک لائن میں شیخ اسلام فتح پوری اور دوسری لائن میں نام شیخ اسلیم لکھا ہے، (منتخب التواریخ فارسی، ۵۷۳، مرکز تحقیقات، رایانہ ای قائمیہ اصفحان، ایران) البتہ منتخب التواریخ کے سب سے پہلے ترجمے (جو مولانا احتشام الدین مراد آبادی نے کیا ہے جسے مطبع نولکشور، لکھنؤ سے 1889ء میں شائع کیا گیا) میں شیخ سلیم فتحپوری لکھا ہے۔ (منتخب التواریخ: ۴۴۶) یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ شیخ سلیم فتحپوری چشتی اور شیخ سید مبارک شاہ الوری کا ایک ہی زمانہ ہے نیز اس زمانے میں شیخ اسلام فتح پوری نام سے کوئی مشہور شخصیت کا تذکرہ نہیں ملا۔

(16) شیخ الہند حضرت سیدنا شیخ محمد سلیم چشتی فاروقی کی ولادت 884ھ مطابق 1480ء میں سرائے علاء الدین زندہ پیر محل دہلی ہند میں ہوئی۔ آپ نے 29 رمضان المبارک 979ھ مطابق 14 فروری 1572ء کو وصال فرمایا، آپ کا عالی شان روضہ فتح پور سیکری (ضلع آگرہ، یوپی) ہند میں ہے۔ آپ اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔ (تحفۃ الابرار، ص 251، اخبار الاخیار مترجم، ص 566، خزینۃ الاصفیاء، 2/361، 363)

(17) فتح پور سیکری بھارت کے صوبہ اُتر پردیش میں واقع ایک شہر ہے۔ یہ آگرہ شہر سے 35 کلو میٹر دور واقع ہے۔ اس کی تعمیر مغل شہنشاہِ اکبر نے 1570ء میں شروع کی اور شہر 1571ء سے 1585ء تک مغل سلطنت کا دار الحکومت رہا۔ شہر کی باقیات میں سے مسجد اور محل عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیے جاچکے ہیں اور سیاحت کے لیے مشہور ہیں۔

(18) تاریخی رَن تھمبور قلعہ جنوبِ مشرقی راجستھان کے سوائی مادھو پور ضلع میں واقع ہے، یہ کوٹہ کے شمال مشرق میں تقریباً 110 کلو میٹر اور جے پور سے 140 کلو میٹر جنوبِ مشرق میں ہے، سوائی مادھو پور شہر اس قلعے سے 11 کلو میٹر کے فاصلے پر موجود ہے، جس میں ائیر پورٹ بھی ہے۔ اس قلعے کے آس پاس کے علاقے کو 1980ء میں حکومت ہند نے رَن تھمبور نیشنل پارک کا نام دیا گیا ہے جس کا احاطہ 282 کلو میٹر ہے۔ اس کا نام تاریخی رَن تھمبور قلعے

کے نام پر رکھا گیا ہے، جو پارک میں واقع ہے۔ جہاں جنگلی جانور چیتے، ریچھ اور نیل گائے وغیرہ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس تفریحی مقام میں لوگ ملک بھر سے آتے ہیں۔

(19)مرقع الور، 49، 50۔

(20)مرقع الور، 57۔

(21)ملاعبد القادر بدایونی کی پیدائش 947ھ مطابق 1541ء کی ہے، اس اعتبار سے یہ سال 963ھ ہے۔

(22)منتخب التواریخ مترجم، 446۔

(23)روشن تحریریں، 128۔

(24)تذکرہ اولیائے راجستھان، 2/39۔

(25)تذکرہ صوفیائے میوات، 294۔ روشن تحریریں صفحہ 129 میں یہ واقعہ شاہ جہاں کی طرف منسوب کیا ہے مگر یہ بات درست نہیں، دیگر تمام کتب میں اکبر بادشاہ کا نام لکھا ہے۔

(26)تذکرہ صوفیائے میوات، 295۔

(27)نزھۃ الخواطر، 4/251، روشن تحریریں، 130۔

(28)امامُ المُحدِّثین حضرت مولانا سیّد محمد دِیدار علی شاہ مَشہدی نقشبندی قادِری مُحدِّث اَلوَری رحمۃ اللہ علیہ، جَیِّد عالم، اُستاذُ العُلَما اور مفتیِ اسلام تھے۔ آپ اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔ 1273ھ مطابق 1856ء کو اَلوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور لاہور میں 22 رجب 1345ھ مطابق 26 جنوری 1927ء میں وِصال فرمایا۔ دارُ العُلُوم حِزبُ الاَحناف لاہور اور فتاویٰ دِیداریہ آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کا مزارِ مُبارَک اَندرونِ دہلی گیٹ محمدی محلّہ، اندرون لاہور میں ہے۔(فتاویٰ دیداریہ، ص2)

(29)صوفیِ کامل، مرشدِ دوراں، عالمِ باعمل حضرت سید نثار علی شاہ قادری چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً 1840ء میں قصبہ موج پور (لچھمن گڑھ، راجستھان) میں ہوئی اور 6 شوال 1328ھ مطابق 11 اکتوبر 1910ء کو الور میں وصال فرمایا، آپ عالمِ باعمل، سلسلہ قادریہ چشتیہ کے شیخِ طریقت اور الور کی مؤثر شخصیت تھے۔(روشن تحریریں، ۱۳۲ تا ۱۳۹)

(30)سیدی ابو البرکات، 118۔